سوال

(140) تقلید کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ چاراماموں کی تقلید کرنا فرض یا واجب ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لمیداہل اصول نے جو معنی کی ہے وہ یہ ہے کہ کسی کی بات کو بغیر دلیل کے لے لینااوراس کی اتباع کرنا یہ تقلید کہلاتی ہے۔ یہ واجب وفرض توکیا جائز بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالی سورۃ الاعراف میں فرماتے ہیں:

اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (الاعراف: ٣)

، تابعداری کروجوتمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہواہے اس کے علاوہ جودوسروں سے آیا ہے۔ اس کی تابعداری مت کرو۔''

ہر ہے کہ رب العزت کی طرف سے نازل ہونے والی چیز کتاب اللہ یعنی اللہ کی کتاب یا نبی ﷺ کی حدیث ہے جس کو وحی خفی کہا جاتا ہے، اللہ تعالی سورہ قیامہ میں فرماتے ہیں:

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (القیامۃ: ١٩)

یان کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔''

ر سورۃ النحل میں فرماتے ہیں:

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ (النحل: ٤٤)

رآن یا دین تمہاری طرف اس لیے نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لیے بیان کریں جوان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔''

ے معلوم ہواکہ قرآن کریم یا دین قویم کی تبیین یا تشریح اور تفسیر ووضاحت نبی ﷺ کے حوالے کی گئی ہے اب ان دونوں آیات کوملانے سے یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو کچھ قرآن کے متعلق بیان یا شرح فرمائی ہے وہ بھی اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ ہے اس لیے اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن

لمخلوق فی معصیۃ الخالق.)) مسند احمد جلد۵صفحہ٦٦، رقم الحدیث: ٢٠٦٨٠

ں بات میں اللہ تعالی کی نافرمانی ہواور مخلوق کی فرمانبرداری ہو تواس کی اتباع جائز نہیں ہے۔''

رظاہر ہے کہ اللہ کے رسول کی نافرمانی یہ اللہ کی نافرمانی ہوگی جس طرح اللہ تعالی فرماتے ہیں:

وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا (الأحزاب: ٣٦)

می نے اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کی وہ کھلی گمراہی میں ہے۔''

بہرحال کسی امتی کی اگرچہ وہ علم وفضل کی چوٹی پرفائز ہو تابعداری اس وقت تک ہے جب تک اس کا قول یا فعل اللہ اوراس کے رسول کے ارشادات سے ٹکرانے والا نہ ہواگراس کا کوئی بھی عمل یا اشاد کتاب وسنت کی تعلیمات کے برخلاف ہوگ توکسی بھی صورت میں اس کی تابعدارجائزنہیں ہوگی جتنے بھی بلندپایہ

فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (النساء: ٥٩)

ں بات پراختلاف کروتواس پورے معاملے کواللہ اوراس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹاو۔''

مد:

ں (1) ہوجاتی ہیں۔

ب (2) جائز کردیا۔

نو (3) کال ہے۔

(4)......ایک عالم جوقرآن کی تفسیراورحدیث وفقہ کے درس وعربیت کے دوسرے علم کوپڑھانے اورحدیث وغیرہ کی کتابوں کی شروعات وحواشی لکھنے کے باوجود جب اپنے آپ کومقلد کہلاتا ہے تویہ دوسرے الفاظ میں گویااللہ رب العزت کی نعمت کاانکارکرناہوامقلد کی معنی کسی دلیل کے بغیرکسی

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحى:۱۱)

اللہ کی نعمت کوواضح کرکے بیان کر۔''

ُریہ حضرات اتنی بڑی نعمت کے اظہار کے،بجائے اپنے آپ کوجاہل کہنے پرپتہ نہیں کیوں مصرہیں۔ ان کا یہ حال ہے کہ جب ان کودلیل پرنظرپڑنے کے بعدیقینی علم حاصل ہوجاتا ہے کہ اس مسئلہ میں ان کا مؤقف کمزورہے.جس کا وہ کلی طورپراعتراف بھی کرتے ہیں کہ اس مسئلہ میں ہمارے مخالف کامؤقف ص

صللشیخ ۱۵ محمودالحسن رحمہ اللہ نص تمیل الی قول المخالف فی مسئلۃ السب لکن اتباعنا للمذہب واجب۔)) البحرالرائق : فصل ۱۵ ...۔

جاہل ان پڑھ سوال کرے کہ وہ کیاکرے توکچھ عالم کہتے ہیں کہ قرآن میں یہ نہیں ہے کہ :

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النحل:۴۳)

،علم نہیں ہے توعلم والوں سے پوچھو۔''

تواس سے تقلید ثابت ہوتی ہے تواس کاکیاجواب ہے؟ تواس کاجواب یہ ہے کہ یہاں پراللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایاکہ تم کسی کی تقلید کروبلکہ فرمایاکہ علم والوں سے پوچھو،سوال کرواوراس پوچھنے کامطلب یہ ہے کہ وہ پوچھنے والاکسی عالم سے اس طرح دریافت کرے کہ اس مسئلہ میں اللہ اوراس کے رسول ﷺ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

530ر

محدث فتویٰ